تاریخ ابنِ کثیر

البدایہ والنہایہ

حصہ
سوم۔چہارم



علامہ حافظ ابوالفداء عمادالدین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخِ ابنِ کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَةُ وَالنِّهَایَةُ

کا اردو ترجمہ

جلد چہارم

تصنیف ❁ آٹھویں صدی ہجری کے نامور مورخ، فقیہ، محدث اور مفسرِ قرآن

عَلَّامَہ حَافِظ اَبُوالْفِدَا عِمَادُالدِّیْن اِبْنِ کَثِیْر (۷۰۱ھ۔۷۷۴)

ترجمہ ❁ پروفیسر کوکب شادانی فاضل ادب (عربی)

ایم اے (فارسی) ایم اے (انگریزی) ایم اے (اسلامیات) ایم اے (تاریخ اسلام)

سابق پروفیسر ڈیلی کالج (اندور) فرگوسن کالج (پونا) الفنسٹن کالج (بمبئی)

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

البِدَایة والنّهَایة

نام کتاب	....	تاریخ ابنِ کثیر (جلد چہارم)
مصنف	....	علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر
ترجمہ	....	پروفیسر کوکب شادانی
ناشر	....	نفیس اکیڈمی۔ کراچی
طبع اوّل	....	جون ۱۹۸۷ء
ایڈیشن	....	آفسٹ
ضخامت	....	۲۸۰
ٹیلیفون	....	۷۷۲۲۰۸۰-۰۲۱

ابن اسحٰق متعدد دوسرے حوالوں کے علاوہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی جو طائف کی طرف سفر میں آنحضرت ﷺ کے ہمراہ تھے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا:

''جب ہم حنین سے طائف کی طرف آنحضرت ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے تو راستے میں ایک ایسی جگہ سے گزرے جہاں کسی کی قبر تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ: ''یہ قبر بنوثقیف کے ایک شخص ابی رغال کی ہے جو پہلے قوم ثمود کے ساتھ رہتا تھا۔ جب قوم ثمود پر عذاب الٰہی نازل ہوا تو وہ بھاگ کر یہاں آ گیا اور یہیں اپنے لیے قیام گاہ تعمیر کر لی''۔ اس کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ''مرتے وقت ابی رغال نے وصیت کی تھی کہ اس کا جمع کردہ خزانہ اس کی میت کے ساتھ اس کے مدفن میں دفن کر دیا جائے''۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ابی رغال کی قبر کھودی گئی تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق اس میں سے اس کا مدفون خزانہ برآمد ہوا جس کے متعلق مشہور تھا کہ اگر کوئی شخص اس کا کسی قدر حصہ بھی اپنے تصرف میں لایا تو وہ انتہائی مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا لیکن اہل اسلام نے اسے پچھلے لوگوں کی توہم پرستی پر محمول کیا اور یہی آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔

یہ روایت ابوداؤد نے بھی یحییٰ بن معین، وہب ابن جریر بن حازم، ان کے والد اور ابن اسحٰق کے حوالے سے پیش کی ہے اور اسے بیہقی نے بھی یزید بن زریع کی زبانی روح بن قاسم اور اسماعیل بن اُمیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ اس جگہ سے آگے سفر فرماتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے طائف کے سامنے پہنچ کر اسلامی لشکر کو وہیں پڑاؤ کا حکم دیا اور بنی ثقیف کے جو لوگ ہوازن چھوڑ کر طائف میں قلعہ بند ہو گئے تھے ان سے کہلوا بھیجا کہ اگر وہ قلعہ سے باہر نکل کر صلح جویانہ گفتگو پر آمادہ ہوئے تو ان سے جنگ نہیں کی جائے گی لیکن انہوں نے اس سے نہ صرف قطعی انکار کیا بلکہ قلعہ کی کمین گاہوں سے تیراندازی کر کے آپؐ کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو شہید کر دیا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب طائف کے نزدیکی علاقے سے آنحضرت ﷺ نے آگے بڑھ کر اسلامی لشکر کو اس جگہ پڑاؤ کا حکم دیا تھا۔ جہاں آج کل ایک مسجد واقع ہے جسے بنی ثقیف نے اسلام قبول کرنے کے بعد تعمیر کیا تھا۔ بنی ثقیف کے بقول اس مسجد میں ایک ایسا گنبد تعمیر کیا گیا تھا جس پر صبح سے طلوع آفتاب کے بعد شام تک کسی وقت دھوپ نہیں پڑتی تھی۔ تاہم بعض لوگوں نے اس کی تردید بھی کی ہے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ طائف میں بنی ثقیف کے اس قلعہ کا محاصرہ بیس روز سے کچھ زیادہ عرصے تک جاری رہا تھا جب کہ ابن ہشام کے مطابق یہ مدت سترہ دن تھی۔

عروہ و موسیٰ بن عقبہ زہری کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حنیف سے طائف کی طرف سفر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے زائد از ضرورت سامان جرعانہ میں چھوڑ دیا تھا اور اس کے لیے ایک جگہ مقرر کر کے کچھ محافظ وہاں چھوڑ دیئے تھے۔

زہری کے بقول آنحضرت ﷺ نے جرعانہ سے آگے بڑھ کر قلعہ طائف کے قریب اکمہ میں قیام فرمایا تھا اور وہیں بنی ثقیف سے دس روز کے قریب مجاہدین اسلام کا مقابلہ ہوا تھا جس میں پہلے دونوں طرف کے کچھ لوگ کام آئے تھے۔ اس کے بعد

غزوۂ طائف

عروہ اور موسیٰ بن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین سے فراغت کے بعد آنحضرت ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا اور یہ واقعہ بھی ماہ شوال سال ہشتم ہجری کا ہے۔

محمد ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ حنین میں بنی ثقیف کے شکست خوردہ لوگوں نے وہاں سے طائف کا رخ کیا اور اس شہر میں گویا اپنے نزدیک مسلمانوں کا داخلہ بند کر دیا۔ انہوں نے وہاں ایسے اسلحہ جنگ بھی تیار کر لیے جن کے متعلق عروہ بن مسعود اور غیلان بن سلمہ کہتے ہیں کہ اس سے قبل حنین یا طائف میں ان کی نظر سے نہیں گزرے تھے مثلاً منجنیق' دبابے اور قلعہ کی دیواروں تک پہنچنے کے آلات وغیرہ۔

بہرکیف بنی ثقیف کی طائف میں ان تیاریوں کا حال سن کر آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے مجاہدین کو ساتھ لے کر طائف کی طرف روانہ ہوئے جس کا حال کعب بن مالک نے بڑی خوبصورتی سے نظم کیا ہے۔ اسی طرح آپؐ کے اس سفر کا حال جیسا کہ امام محمد بن اسحاق نے بتایا ہے' عباس بن مرداس سلمی رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے قابل قدر اشعار میں پیش کیا ہے' جنہیں یہاں درج کرنے سے ہم نے بخوف طوالت عمداً گریز کیا ہے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ حنین سے طائف کی طرف سفر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ پہلے نخلہ یمانیہ پہنچے' وہاں سے آگے قرن پھر ملیح اور پھر وہاں سے آگے بڑھ کر لیہ کے بحرۃ الرغاء میں قیام فرمایا جہاں آپؐ نے ایک مسجد کی بنیاد ڈال کر وہیں نماز ادا فرمائی اور وہیں ایک قتل کا فیصلہ بھی فرمایا جس کا مقدمہ اسلام میں آپؐ کے سامنے پہلی بار پیش کیا گیا تھا۔ ہوا یہ تھا کہ بنی لیث کے کسی شخص نے بنی ہذیل کے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا اور آپؐ نے قاتل کے قتل کا حکم دیا تھا جس کے بعد اسے قتل کر دیا گیا تھا۔ وہیں آپ کو مالک بن عوف نصری کا تعمیر کردہ ایک (کچا) قلعہ ملا تھا جسے آپؐ کے حکم سے منہدم کر دیا گیا تھا۔

اس سے آگے آپؐ نے ضیقہ کی راہ پر پیش قدمی فرمائی اور اس راستے کا نام دریافت فرمایا تو آپ کو بتایا گیا کہ ''اس راستے کا نام ضیقہ ہے''۔ آپؐ نے فرمایا: ''یہ تو آسان راستہ ہے اس لیے اسے ضیقہ (مشکل) نہیں آسان کہنا چاہیے''۔

اس کے بعد آپؐ نے نخب کی راہ سے آگے بڑھ کر ایک درخت کے زیر سایہ قیام فرمایا جسے ''صادرہ'' کہا جاتا تھا اور اس درخت کے علاوہ اس کے گرد و پیش کی زمین بنی ثقیف کے ایک شخص کی تھی۔

آنحضرت ﷺ نے اس شخص سے کہلوایا کہ وہ آپؐ سے گفتگو کے لیے اپنے اس پختہ مکان سے باہر آئے جسے وہ پناہ گاہ کے طور پر استعمال کر رہا تھا لیکن اس کے انکار کرنے پر جیسا کہ اسے پہلے ہی خبردار کر دیا گیا تھا' اس کی اس پناہ گاہ کو آپؐ کے حکم سے منہدم کر دیا گیا۔